تہران، اسلامی ممالک کے سربراہوں کے آٹھویں اجلاس کا میزبان

عزت، گفتگو اور اسلامی دنیا کے درمیان تعاون و ہم آہنگی کے نعرے کے ساتھ تہران میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کے آٹھویں اجلاس کو اسلامی دنیا میں رونما ہونے والا اہم ترین واقعہ شمار کیا جاتا ہے۔ انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے تقریباً بیس سال بعد تہران میں اس عظیم الشان اجلاس کی تشکیل کی وجہ سے اس کی اہمیت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کانفرنس کے مرکزی نعروں اور کانفرنس کے دوران ہونے والے مذاکرات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس اجلاس کے مفید و کار آمد نتائج کے سایہ میں مسلمانوں کے درمیان تقریباً ہر شعبۂ حیات میں اتحاد کی زمین ہموار ہو چکی ہے بالخصوص مشترک اسلامی منڈی کی تشکیل، فلسطینی مسلمانوں کے جائز حقوق کی حفاظت، مسئلہ افغانستان کے سیاسی حل کے لئے لازمی تدبیر، مسلمانوں کی عظمت و سربلندی کے لئے مناسب ماحول کی ایجاد اور عالمی صلح و سلامتی کی حفاظت میں نمایاں مثبت کردار کی فضا ہموار ہے اور اسلامی کانفرنس تنظیم کو ان تمام شعبوں میں کلیدی کردار ادا کرنا ہے۔

درحقیقت اسلامی کانفرنس تنظیم مختلف علاقوں کی باہمی تنظیموں میں سے ایک ہے جس میں دنیا کے مختلف علاقوں کے ۵۵ اسلامی ممالک شریک ہیں۔ یہ تنظیم ۱۹۶۹ء میں قائم ہوئی اور اس کی تشکیل کا مقصد اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد و ہم آہنگی و مفاہمت پیدا کرنا، مشترکہ مقاصد کی راہ میں مل جل کر کام کرنا اور بالخصوص اسرائیلی حملوں کے مقابلے میں فلسطینی عوام کی بھرپور مدد کرنا تھا۔ اگرچہ ۱۹۶۹ء میں صہیونی حکومت کے ذریعہ مسجد الاقصیٰ میں آتش زنی کو اس تنظیم کی تشکیل کا بنیادی سبب قرار دیا جاتا ہے لیکن جن سیاسی، تاریخی اور ثقافتی حالات کی وجہ سے یہ تنظیم وجود میں آئی اس کے بارے میں قدرے غور و فکر لازمی ہے۔

ثقافتی اور تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو دنیائے اسلام میں وحدت و اتحاد ایک ایسا پسندیدہ اور اہم موضوع رہا ہے کہ دنیا کے اکثر نامور مسلمان علماء اور دانشوروں نے اس سلسلے میں باربار تاکید کی ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے انتشار کے بعد دنیائے اسلام میں نئی سرحدی حدود کے قیام کے بعد یہ مسئلہ اور زیادہ اہم ہو گیا۔ حکومت عثمانیہ کے زوال کے بعد جامع الازہر کے وائس چانسلر نے نامور علمائے اسلام پر مشتمل ایک اسلامی کانفرنس کا اہتمام کیا اور اسی زمانہ میں بیت المقدس میں ایک عام اسلامی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں اسلامی دنیا کے اہم مسائل کے بارے میں مذاکرات ہوئے۔

اسی دوران قاہرہ میں "تقریب بین مذاہب اسلامی" نامی تنظیم کی تشکیل عمل میں آئی جس کے بنیادی اراکین میں مصر کے نامور علماء و دانشمندوں کے علاوہ ایران سے شیخ محمد تقی قمی اور عراق سے شیخ محمد حسین کاشف الغطاء نامی شیعہ علماء و مجتہدین بھی شامل تھے۔

اسی دوران ۱۹۵۷ء میں پاکستان نے اسلامی ثقافت و تمدن کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں دنیا کے ۳۰ ملکوں سے ۱۳۰ نمائندوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد بادشاہ عربستان کی درخواست پر ۱۹۵۹ء میں حج بیت اللہ کے لئے آئے ہوئے مسلمانوں کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک عظیم اسلامی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا اور مذہب اسلام کی تبلیغ و علم اصول و تفسیر کی وضاحت نیز دنیائے اسلام کے اہم معاملات و مسائل کو حل کرنے کے لئے "رابطہ العالم الاسلامیہ" نامی ادارہ کی تشکیل عمل میں آئی۔

ان تمام اجلاس و اجتماعات کا بنیادی مقصد مسلمان قوموں کے درمیان قربت و نزدیکی اور وحدت و اتحاد پیدا کرنا تھا چنانچہ ان اجتماعات کے دوران نامور علماء اسلام اکثر و بیشتر اسی موضوع پر تاکید کیا کرتے تھے کہ مسلمان قوموں کو اسلامی اخوت اور باہمی تعاون سے کام لینا چاہئے۔ ویسے تو یہ سبھی اجتماعات مذہبی اور ثقافتی نوعیت کے حامل تھے لیکن ان کی وجہ سے فطری طور پر ایک سیاسی تحریک کی زمین ہموار ہو گئی اور مسلمان حکومتوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کر لیا کہ اسلامی کانفرنس نامی تنظیم کی تشکیل کی جائے جس میں دنیا کے تمام مسلمان ملکوں کو رکنیت حاصل ہو اور یہ تنظیم ملت اسلامیہ عالم کے مسائل کو حل کرنے کے لئے لازمی قدم اٹھائے۔

سیاسی اور تاریخی اعتبار سے ۱۹۲۶ء میں حکومت ایران نے بھی یہ تجویز رکھی تھی کہ اسلامی ممالک بالخصوص مشرق وسطیٰ کے ملکوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ ایران کی اس تجویز کا معاہدہ بغداد میں شامل ملکوں نے استقبال بھی کیا لیکن اس کو دنیا کے دیگر مسلمان ملکوں کے درمیان مقبولیت حاصل نہ ہوئی۔ ۱۹۶۰ء کی دہائی میں PAN-ARABISM کی تحریک کو غیر معمولی فروغ حاصل ہو چکا تھا اور دھیرے دھیرے یہ تحریک علاقے کے سیاسی میدان میں دوبارہ غور وفکر کا موضوع بن گئی۔

۱۹۶۴ء میں صومالیہ کے صدر مملکت "واحام عثمان" نے اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کی تجویز رکھی اور عربستان کے شاہ فیصل نے بھی اسی سال مکہ میں ہونے والی عمومی اسلامی کانفرنس کے دوران اسلامی ملکوں کے رہنماؤں کی کانفرنس کا مطالبہ بھی دہرایا۔

لیکن اس سلسلے میں سب سے پہلا عملی قدم ۱۹۶۴ء میں شاہ فیصل اور حکومت ایران کے ذمہ داروں کے درمیان ہونے والی ملاقات و گفتگو کے بعد اٹھایا گیا۔ طرفین نے اس مذاکرہ کے بعد اسلامی ممالک کے رہنماؤں کی کانفرنس کی تشکیل کے سلسلے میں اپنی رضامندی کا اعلان کر دیا تاکہ دنیائے اسلام کے اہم مسائل ومعاملات کا تجزیہ کرتے ہوئے ان مسائل کے لئے لازمی قدم اٹھائے جا سکیں لیکن یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ صہیونی حکومت کے روز افزوں مظالم کی روک تھام اور ملت اسلامیہ کے ذریعہ ان حملات کا بھرپور مقابلہ اس اسلامی کانفرنس تنظیم کی تشکیل کا بنیادی سبب تھا۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کے اغراض ومقاصد:

اسلامی کانفرنس تنظیم بنیادی اعتبار سے آٹھ اہم مقاصد کے لئے کام کرتی چلی آرہی ہے۔ ان اغراض ومقاصد کا تعین ۱۹۷۲ء میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس میں ہوا تھا اور تمام اراکین کی منظوری کے بعد اسے اسلامی کانفرنس تنظیم کے منشور میں شامل کر لیا گیا۔

ممبر ممالک کے درمیان اسلامی ہمبستگی میں اضافہ 'اقتصادی' سماجی' ثقافتی اور علمی میدانوں میں ممبر ملکوں کے درمیان باہمی تعاون کا استحکام اور نسل پرستی اور سامراجیت کی نابودی کے لئے دنیا کی تمام علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ مشورہ وتعاون اسلامی کانفرنس تنظیم کے چار بنیادی مقاصد رہے ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر اغراض ومقاصد میں عالمی صلح وسلامتی کی حمایت کے لئے لازمی وسائل وامکانات کی فراہمی 'اماکن مقدسہ کی حفاظت اور فلسطینی عوام کے جائز حقوق کی بحالی وبازیابی کے لئے ان کی لازمی حمایت' عالمی مسلمانوں کی اس جدوجہد کی حمایت جس کے ذریعہ وہ اپنی آزادی اور اپنے قومی حقوق کی حفاظت کر سکیں اور ممبر ممالک نیز دنیا کے تمام ملکوں کے درمیان تعاون اور مفاہمت کی ترقی کے لئے مناسب فضا پیدا کرنا شامل ہیں اور سیاسی مسائل ومعاملات کے ماہرین کا یہ عقیدہ وایمان ہے کہ اندرونی اختلافات سے کنارہ کشی اور دنیائے اسلام میں موجود مادی اور انسانی وسائل وامکانات کی مدد سے ان راہوں کو بخوبی ہموار کیا جاسکتا ہے جن کے ذریعہ اسلامی کانفرنس تنظیم کے تمام اہم مقاصد کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کی کارگزاریاں

ا۔ سیاسی کارگزاریاں

گزشتہ چند سال کے دوران اسلامی کانفرنس تنظیم نے جو خدمات انجام دی ہیں اُن کا جائزہ مختلف موضوعات کے ابواب اور مختلف سیاسی ادوار کے تحت لیا جانا چاہئے۔ ذیل میں ان مسائل، وموضوعات کا تجزیہ پیش کیا جارہا ہے:

الف: مسئلہ فلسطین اور بیت المقدس کی غاصب حکومت

اسلامی کانفرنس تنظیم کے منشور میں جو گوشوارے پیش کئے گئے ہیں ان میں اغراض ومقاصد کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ: مقامات مقدسہ کے تحفظ کے لئے جو کوششیں کی جارہی ہیں ان میں یکجہتی پیدا کرنا، فلسطینی مجاہدین کی حمایت کرنا اور یہاں کے جو باشندے اپنے حقوق کی بازیابی نیز اپنے وطن کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ان کی امداد کرنا تنظیم کا بنیادی مقصد ہے۔

مذکورہ تنظیم کے اولین اجلاس میں جو مختلف تجاویز وقرار داد منظور کی گئی ہیں اُن میں مسئلہ

بازیابی فلسطین کو خصوصی اہمیت اور بیت المقدس کی غاصب حکومت کو قابل مذمت قرار دیا گیا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جمہوری اسلامی ایران نے اسلامی کانفرنس تنظیم کے اجلاس میں اسلامی ممالک کے اتحاد اور تنظیم التقاضہ نیز مسئلہ فلسطین کی راہ میں جو دشواریاں آرہی ہیں ان کا سد باب کئے جانے پر ہمیشہ زور دیا ہے۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ کی قرارداد شمارہ ۲۴۲ اور شمارہ ۳۳۸ میں جو پیراگراف شامل کئے گئے ہیں ان میں نیز دیگر دفعات میں بھی اسرائیل کی صہیونی حکومت کو سرکاری سطح پر تسلیم کئے جانے کے موضوع کو علانیہ شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

ب: اراکین ممالک کے درمیان تنازعات دورکرنے کی سعی و کوشش

اسلامی کانفرنس تنظیم نے اپنے دائرۂ عمل میں اصولی طور پر تسلیم کیا ہے کہ اراکین ممالک کے حق حاکیت واستقلال کا احترام کیا جائے۔ ملک کی ارضی سالمیت کو برقرار رکھا جائے۔ اور ہر رکن ملک اپنے رویے سے دوسرے ملک کو مرعوب کرنے اور اپنی طاقت کے بل پر کسی دوسرے ملک کی ارضی سالمیت یا قومی اتحاد یا سیاسی استقلال کے لئے خطرہ بننے سے اجتناب کرے۔

ج: ان ممالک کے مسلمانوں کی حمایت جو اسلامی کانفرنس تنظیم کے رکن نہیں ہیں۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کے منشور میں جن اغراض و مقاصد کا ذکر کیا گیا ہے ان میں اس امر کی جانب بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مسلم عوام جو شرافت مندانہ زندگی، عزت نفس، استقلال اور قومی حقوق کی خاطر جدوجہد کررہے ہیں، ان کی تحریک کو تقویت دی جائے۔

(۱/ج): ان ممالک کی مسلم اقلیتوں کا تحفظ جو اس تنظیم کے رکن نہیں ھیں۔

مذکورہ تنظیم نے اپنے اغراض و مقاصد کے گوشوارے میں یہ بھی نکتہ شامل کیا ہے کہ ان ممالک سے جو اس تنظیم کے رکن نہیں ہیں درخواست کی جائے کہ وہ اپنی اقلیتوں کے مذہبی، سماجی اور اقتصادی حقوق کی پاسداری کریں اور دینی اغراض سے متعلق ان کی ضروریات کو فراہم کرنے کی کوشش کریں۔

(۲/ج): مسلم پناہ گزینوں کی حمایت

اسلامی کانفرنس تنظیم کے منشور میں جن اغراض و مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کی پیش بینی کی گئی ہے ان کے تحت اس تنظیم نے دنیا کے مختلف ممالک میں مسلم مہاجرین کی وضع و کیفیت کے بارے میں بھی اپنے رد عمل کا اظہار کیا ہے۔

د: اراکین اور غیر اراکین ممالک کے درمیان اختلاف دورکرنے کی کوشش

جو ممالک اسلامی کانفرنس تنظیم کے رکن ہیں اور جو اس کے رکن نہیں ہیں ان کے درمیان بحران کا ہونا فطری امر ہے۔ ایسی صورت میں کوشش کی جارہی ہے کہ مذکورہ تنظیم کے اس منشور شدہ یا تائید شدہ لائحہ عمل سے جو تقریباً پچاس ملکوں کے لئے تیار کیا گیا ہے اراکین ممالک کے موقف کو تقویت دی جائے۔

> ثقافتی میدان میں اسلامی کانفرنس تنظیم کے پروگرام میں یہ بھی شامل ہے کہ ثقافتی دفاع کے لئے منظم طریقے پر صف آرائی کی جائے۔

ھ: نو آبادیاتی نظام ونسل پرستی کے خلاف جدوجہد اور ان تحریکوں کی حمایت جو اس سے عوام کو نجات دلانا چاہتی ہیں۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کے منشور کے ذریعے کوشش کی جارہی ہے کہ نسل پرستی کی لعنت کو ختم کیا جائے۔ نسلی امتیاز کا قلع قمع کیا جائے اور ہر شکل وصورت میں موجود نوآبادیاتی نظام کی بیخ کنی بھی اس کے اغراض و مقاصد میں شامل ہیں جو مذکورہ تنظیم کے پیش نظر لائے گئے ہیں۔

و: بارہ افراد پرمشتمل ایسی کمیٹی کی تشکیل جو عالمی سطح پر تغیر پذیر حالات کا جائزہ لے گی۔

جبکہ اسلامی کانفرنس تنظیم کے وزرائے خارجہ کا بیسواں اجلاس جاری تھا۔ اس وقت عالمی سطح پر پیدا شدہ روز افزوں تغیر پذیر واقعات کو بھی منظر عام پر لایا گیا۔ ان حالات کے پیش نظر مراقش کے نمائندے نے یہ تجویز پیش کی کہ ایسی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے جو ان حالات کا جائزہ لے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے راہیں تلاش کرے۔ اس موقع پر ایران کے نمائندے ڈاکٹر علی اکبر ولایتی نے بھی تقریر کی۔ موصوف نے بین الاقوامی سطح پر تغیرات کا ذکر کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ اس سلسلے میں عالم اسلام کو کیا راہ اختیار کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں موصوف

نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ جمہوری اسلامی ایران کو بھی اس کا رکن ہونا چاہئے۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ جمہوری اسلامی ایران، سنگالیہ، سعودی عرب، مراقش، پاکستان، کویت، ترکی، مصر، قبرص، سیرالیون، یوگانڈہ اور شام اس کمیٹی کے اراکین مقرر کئے جائیں۔

اس کمیٹی نے پہلی مرتبہ ماہ نومبر ۱۹۹۱ء میں اپنا جلسہ شہر جدہ میں منعقد کیا تھا۔

۲: اقتصادی کارگزاری

اسلامی کانفرنس تنظیم نے وجود میں آنے کے بعد اب تک جو اہم اقتصادی امور انجام دیے ہیں ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل گوشواروں میں بیان کیا گیا ہے

الف: مخصوص اقدامات، اصول و دیگراغراض ومقاصد کے تحت مختلف اقتصادی مراکز کی تشکیل

ب: پاکستان میں اسلامی کانفرنس تنظیم کے سربراہوں کا دوسرا منعقدہ اجلاس۔

اصولی طور پر سیاسی اقتصادی سرگرمیوں کی بنیاد اسلام کے دائرہ عمل میں ۱۹۷۴ء کے دوران اور سربراہوں کے دوسرے اجلاس کے بعد رکھی گئی۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک کمیٹی تشکیل کی جائے جو الجزائر، مصر، کویت، لیبیا، پاکستان، سعودی عرب، سنگالیہ اور متحدہ عرب امارات کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ اور مندرجہ ذیل اقتصادی مقاصد میں کامیابی تک پہنچنے کے لئے راہیں تلاش کرے۔

اسلامی ممالک میں افلاس، بیماری اور جہالت کی بیخ کنی۔

ترقی یافتہ ممالک کے ذریعہ ترقی پذیر ممالک کے استحصال کا خاتمہ۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان جس خام مال اور صنعتی سامان کی برآمد ودرآمد کی جاتی ہے اس کے درمیان تبادلہ مال کی شرائط کو برقرار کرنا۔

ترقی پذیر ممالک کے قدرتی ذخائر پر ان ممالک کا اپنا تسلط واختیار کل۔

اسلامی ممالک کے درمیان باہمی اقتصادی تعاون ووابستگی۔

مذکورہ فیصلے کے بعد ان بعض اداروں کی تشکیل کی گئی جنہیں اقتصادی امور میں تخصص حاصل ہے تاکہ اقتصادی بحالی کا کام شروع کیا جاسکے۔

ج: طائف میں ۱۹۸۱ء میں اسلامی کانفرنس تنظیم کے سربراہان کا فیصلہ

اسلامی کانفرنس تنظیم کے سربراہان کا تیسرا اجلاس شہر مکہ میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر جو بیان جاری کیا گیا تھا اسے مذکورہ تنظیم کی اہم دستاویز شمار کیا جاتا ہے۔ اس بیانیہ میں وہ دس نکاتی پروگرام بھی شامل تھا جو اراکین ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو محکم بنانے کے لئے منظور کیا گیا تھا۔ اس دستاویز کی بنیاد پر عالم اسلام کو مشورہ دیا گیا کہ اسے چاہئے کہ وہ دس بنیادی اور کلیدی میدانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ نزدیکی تعاون کریں جو ذیل میں بیان کئے جارہے ہیں۔

د: اسلامی کانفرنس تنظیم کے اراکین ممالک تجارتی امور میں ایک دوسرے کو ترجیح دیں۔

اسلامی کانفرنس کے دائرہ عمل میں جو اہم اقتصادی اقدامات کئے گئے ہیں اس کے مسودے میں اس امر کو بھی شامل کیا گیا ہے کہ اراکین ممالک تجارتی معاملات میں ایک دوسرے کو ترجیح دیں۔ چنانچہ یہ مسودہ کئی سال جاری مذاکرات کے بعد تیار کیا گیا ہے۔ اس سے قبل کہ یہ مسودہ منشور کی شکل میں پیش کیا جائے اسلامی ممالک اس امر کے لئے آمادہ ہوں گے کہ اراکین ممالک تجارتی معاملات میں ترجیحی طریقہ کار سے مطلع ہوں۔ چنانچہ جب مال تجارت درآمد یا برآمد کیا جائے تو اس میں ترجیح مذکورہ تنظیم کے اراکین کو ہی دی جائے۔ یہ اقدام اس مقصد کے تحت کیا گیا کہ ایک مدت کے بعد ایک مشترک اسلامی منڈی وجود میں آجائے گی۔

ھ: ترقی کے لئے اسلامی بینک کی کارکردگی

یہ بینک مالی بنیاد کی حیثیت سے اکتوبر ۱۹۷۵ء میں قائم کیا گیا جس کا مرکز شہر جدہ ہے۔ اس بینک کے وجود میں آنے کا مقصد یہ ہے کہ اراکین ممالک اور اسلامی معاشروں کو قوانین شریعت کے مطابق اقتصادی واجتماعی ترقی کے لئے مالی امداد دی جائے۔

و: اسلامی کانفرنس تنظیم کے اراکین ممالک کی اقتصادی مشکلات جن میں ترقی نسبتاً کم ہوئی ھے۔

اقتصادی اعتبار سے اسلامی کانفرنس تنظیم کے درپیش جو ہمیشہ اہم مسئلہ رہا ہے وہ ان اراکین ممالک کی مالی دشواری ہے جس کی وجہ سے ترقی کی رفتار سست رہی ہے۔

اس وقت عالم اسلام میں تقریباً ستر ملک ایسے ہیں جن کا شمار کم ترقی پذیر ممالک میں ہوتا ہے۔

اسلامی ممالک کے ساتھ اقتصادی ترقی وتوسیع کے پیش نظر ایسے اقتصادی وتجارتی تعاون کے لئے پروگرام کی ترتیب جو ایک مستقل کمیٹی کی نگرانی میں اپنے اقتصادی امور انجام دیتی رہے۔

۳۔ ثقافتی سرگرمیاں

مجموعی طور پر اسلامی کانفرنس تنظیم نے اب تک جو نمایاں طور پر اہم کارنامے انجام دیے ہیں مندرجہ ذیل عناوین کے تحت ان کی تفصیل اس طرح ہے

الف ثقافتی مراکز کی تشکیل۔

یہ مراکز خاص اغراض ومقاصد نیز مخصوص اصول اور سرگرمیوں کے تحت خدمات انجام دے رہے ہیں

ایک ایسی مستقل کمیٹی جو ثقافتی اور معلوماتی خدمات انجام دے رہی ہے (اس کا مرکز ڈھاکہ میں ہے۔)

اسلامی تمدن وفنون لطیفہ سے متعلق تحقیقاتی مرکز (استنبول میں قائم ہے۔)

اسلام کی تمدنی میراث کے تحفظ کے لئے بین الاقوامی سطح پر کمیشن کا قیام (یہ کمیشن ریاض اور استنبول میں سرگرم عمل ہے۔)

باہمی اسلامی وابستگی کے پیش نظر ورزشی فیڈریشن (یہ ریاض میں ہے۔)

بین الاقوامی ہلال احمر (ریڈ کراس) کی اسلامی کمیٹی (ڈاکار میں سرگرم عمل ہے۔)

بین الاقوامی عربی مدارس کی عالمی فیڈریشن (جدہ) فقہ اسلامی کی اکاڈمی۔

اسلامی شہروں اور دارالحکومتوں کی تنظیم (جدہ۔)

اسلامی دانشگاہ (نائیجیریا۔)

ب: اسلام میں انسانی حقوق کی ترتیب وتدوین کا منشور

انسانی حقوق سے وابستہ دستاویز کی فراہمی کا تعلق مذکورہ تنظیم کے ان وزرائے خارجہ سے ہے جنہوں نے دسویں اور گیارہویں اجلاس میں شرکت کی تھی' یہ اجلاس ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۰ء میں منعقد ہوئے تھے۔ مذکورہ اجلاس میں متفقہ رائے سے یہ فیصلہ صادر کیا گیا تھا کہ ایک عارضی مشاورتی کمیشن مقرر کیا جائے جو مسلم متخصصین قانون پر مشتمل ہو تا کہ وہ مذکورہ اسناد کی فراہمی کے لئے غور وخوض کر سکے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامی کانفرنس کے منشور میں اس بات کو صراحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ مسلم ممالک 'اقوام متحدہ اور بنیادی انسانی حقوق کے منشور سے پوری طرح اتفاق کریں گے۔ چنانچہ ایسی جداگانہ دستاویز جو اسلامی نقطۂ نظر سے فراہم کی جائے گی وہ انسانی حقوق کے منشور سے قطعی منافی نہ ہوگی۔ بہر صورت متخصصین کی چند نشستوں کے بعد مذکورہ دستاویز کا آخری متن تہران میں تیار ہو گیا۔ جسے قاہرہ میں انیسویں اجلاس کے دوران وزرائے خارجہ کے سامنے پیش کیا گیا اور اسے سرکاری حیثیت سے تسلیم کر لیا گیا۔ یہ علانیہ ایک مقدمے اور ۲۵ دفعات پر مشتمل ہے۔ مقدمے میں انسان کی معنوی قدر ومنزلت 'تاریخ اور تمدن کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مقامات میں بھی اسلامی نظریے کی رو سے آزادی وانسانی حقوق کا ذکر کیا گیا ہے۔

ج: اسلامی اقدار کی توہین کے خلاف تحریک

اسلامی کانفرنس تنظیم کے منشور میں اس بات پر خصوصی زور دیا گیا ہے کہ اس کا ہر رکن اسلام کی معنوی' اخلاقی' سماجی اور اقتصادی اقدار کا مکمل عزم کے ساتھ تحفظ کرے گا کیونکہ یہی وہ اہم عوامل ہیں جن کی وجہ سے انسانیت نے ترقی کی ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ منشور کی دیگر دفعات میں بھی خاص طور پر اسلام کی ثقافتی میراث کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ جس وقت "آیات شیطانی" نامی اہانت آمیز کتاب منظر عام پر آئی تو اسلامی کانفرنس تنظیم نے اپنے اٹھارہویں اجلاس کے دوران (۱۹۸۹ء) اس کے خلاف اپنا بیان جاری کیا اور یہ اقدام اپنی نوعیت کے اعتبار سے بے مثالی تھا۔

ثقافتی میدان میں اسلامی کانفرنس تنظیم کے پروگرام میں یہ بھی شامل ہے کہ ثقافتی دفاع کے لئے منظم طریقے پر صف آرائی کی جائے۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کے منشور میں جو گوشوارے پیش کئے گئے ہیں ان میں اغراض ومقاصد کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ: مقامات مقدسہ کے تحفظ کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں ان میں یکجہتی پیدا کرنا' فلسطینی مجاہدین کی حمایت کرنا اور یہاں کے جو باشندے اپنے حقوق کی بازیابی نیز اپنے وطن کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ان کی امداد کرنا اس تنظیم کا بنیادی مقصد ہے۔

ہ:اسلامی کانفرنس تنظیم کے زیر بحث یہ بھی مسئلہ ہے کہ ایک ایسی ہجری جنتری مرتب کی جائے جو ہر اعتبار سے متحد ویکساں ہو۔

و:فلسطین سے متعلق ثقافتی مسائل

اسلامی کانفرنس تنظیم کے اکثر اجلاس میں فلسطین کی مقبوضہ سرزمین کے مسلمانوں کی ثقافتی صورتحال کا مسئلہ زیر بحث آتا ہے اور اس پر بہت سی قراردادیں بھی منظور کی جاچکی ہیں۔

ز:مسلم خواتین کی بین الاقوامی تنظیم

اسلامی کانفرنس تنظیم کے وزرائے خارجہ کی سترہویں نشست کے بعد سے یہ مسئلہ زیر غور آیا ہے۔ چنانچہ گزشتہ دو سال کے دوران جمہوری اسلامی ایران نے اس موضوع کو خاص اہمیت دی ہے مگر اس تنظیم کے اکثر اراکین ممالک بالخصوص سعودی عرب دیدہ ودانستہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ سربراہان مملکت کے پچھلے اجلاس میں جمہوری اسلامی ایران کی تجویز پر یہ طے کیا گیا کہ متخصصین کا اجلاس اس موضوع پر غور وفکر کرنے کے لئے تہران میں منعقد کیا جائے۔ اس کے علاوہ سربراہان مملکت کے پچھلے اجلاس سے مذکورہ تنظیم کے دستور العمل میں یہ بات بار بار منظر عام پر آرہی ہے کہ اسلامی معاشرے میں خواتین کا کیا کردار رہا ہے۔

ح:فریضہ حج انجام دینے کے لئے استطاعت

اسلامی کانفرنس تنظیم نے وزرائے خارجہ کے ساتویں اجلاس (منعقدہ ۱۹۷۶ء) حج میں استطاعت کے مسئلے کو اپنے دستور العمل میں شامل کرلیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں قرارداد بھی منظور کی جاچکی ہے۔

ط:دعوت اسلام کے لئے موقف

ان وقائع کے رونما ہونے کے بعد کہ جن کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ مشرقی بلاک اپنے عقائد میں سستی واضمحلال کا شکار ہوگیا تو بہت سے ممالک (بالخصوص مشرق وسطی کی جمہوری ریاستوں میں) شدت کے ساتھ دین اسلام کے ساتھ جذبہ عقیدت بیدار ہوگیا۔ ان حالات کے پیش نظر اسلامی کانفرنس تنظیم نے فیصلہ کیا کہ موجودہ خوش آئند تبدیلی کے پیش نظر وہ کیا موقف اختیار کرے گی۔ اور اس کا اولین قدم کیا ہوگا۔ اس وقت یہ تجویز اراکین ممالک کے زیر غور ہے۔

۴۔سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں کارگزاریاں

سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں اگرچہ ان تین دفعات میں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے اسلامی کانفرنس تنظیم نے اپنی کسی کارگزاری کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ گزشتہ چند سال میں عالم اسلام ٹکنالوجی اور علمی مسائل کی توسیع کے مدمقابل آچکا ہے۔ چنانچہ ان محدود کارگزاریوں کو ہی توجہ اور اہمیت کا حامل قرار دیا گیا' یہ کارگزاریاں مندرجہ ذیل ابواب پر مشتمل ہیں:

الف: علمی مراکز کی تشکیل۔

ب: علوم اسلامی کے ثقافتی ادارہ کی تشکیل۔

یہ ادارہ ۱۹۸۶ء میں قائم کیا گیا تھا جس کی نوعیت قطعی غیر سیاسی وغیر سرکاری ہے۔ اور یہ صرف ان مسلم دانشوروں پر مشتمل ہے جو عالم اسلام کی ترقی کے خواہاں اور پابند ہیں۔

ج:اسلامی ممالک میں ماحول اور زندگی کے مسائل۔

تقریباً ۱۹۹۱ء سے یہ مسئلہ پوری دنیا میں خاص اہمیت اور توجہ کا حامل بنتا جارہا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے اسے موسسہ سائنس اور ٹکنالوجی کی توسیع کے دستور العمل میں شامل کرلیا گیا ہے۔ مذکورہ ادارہ نے اس موضوع سے متعلق اپنی رپورٹ تیار کرلی ہے اور مزید غور وفکر کی غرض سے اسے اراکین ممالک کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔

ممبر ممالک کے درمیان اسلامی ہمبستگی میں اضافہ 'اقتصادی' سماجی' ثقافتی اور علمی میدانوں میں ممبر ملکوں کے درمیان باہمی تعاون کا استحکام اور نسل پرستی اور سامراجیت کی نابودی کے لئے دنیا کی تمام علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ مشورہ وتعاون اسلامی کانفرنس تنظیم کے چار بنیادی مقاصد رہے ہیں۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کے آٹھویں اجلاس میں
شریک سربراہان مملکت اسلامیہ کے نام
آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب آقای سید محمد خاتمی، صدر محترم جمہوری اسلامی ایران صدر تنظیم اسلامی کانفرنس،

آٹھویں اجلاس میں موجود ممالک اسلامیہ کے سربراہ اور محترم صدر صاحبان،

تنظیم کے سکریٹری جنرل ڈاکٹر عزالدین عراقی،

اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ جناب آقای ڈاکٹر خرازی اور دیگر منتظمین حضرات!

اب جبکہ بفضل خداوندی اور توفیق وہدایت وتائید الٰہی کے سایہ میں اسلامی کانفرنس تنظیم کا آٹھواں اجلاس، نہایت تحسین آمیز طریقہ سے منعقد ہو کر تمام ممبران کی عدیم المثال مفاہمت اور غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ختم ہو چکا ہے، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ پروردگار عالم کے شکر وسپاس کے بعد جناب عالی، دنیائے اسلام کے اس عظیم الشان اجلاس میں شریک ممبران تنظیم اور اس اجلاس کے تمام منتظمین کا مخلصانہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جیسا کہ اس اجلاس کے دوران ممبر ممالک کے رہنماؤں نے اپنی تقریروں میں بار بار یہ بات دہرائی ہے کہ دنیائے اسلام انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں بے شمار وسائل وامکانات سے مالا مال ہوتے ہوئے بھی رنج ومصائب کے چنگل میں گرفتار ہے۔ اسلامی تمدن پر مشتمل حیات طیبہ کے لئے معرفت وتعاون کی ضرورت، دشمنوں کے خطروں سے مقابلے کے لئے اتحاد وہمبستگی اور ہوشیاری کی ضرورت اور رحمت خداوندی وتائید الٰہی حاصل کرنے کے لئے خلوص واخلاص کی ضرورت کے سلسلے میں تمام لوگ متفق الخیال ہیں۔

جیسا کہ اجلاس کے آخری بیانیہ وقرارداد میں اشارہ کیا گیا ہے مجموعی مطالبات کو عملی رنگ وروپ دینے کے لئے عملی کوشش درکار ہے۔ درحقیقت اس عظیم اور اہم تنظیم کی ترقی کی بنیادی شرط بھی یہی ہے۔ موجودہ صورتحال کو دیکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آٹھواں اجلاس اس تنظیم کی تاریخ میں ایک نیا موڑ ہوگا اور پسندیدہ سمت کی طرف پیش قدم رہنے کے لئے اس تنظیم کے فرائض ومقاصد کے دائرہ میں جملہ ممبر حکومتوں کے مخلصانہ تعاون کی ضرورت ہے۔

مجھے امید ہے کہ موجودہ زمانہ دنیائے اسلام کے جملہ مسائل ومعاملات میں مشکلات کو حل کرنے والے تعاون کا شاہد ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیائے اسلام کے دشمنوں کی ناراضگی جملہ مسلمان حکومتوں کے فیصلہ وارادہ کے سامنے ٹھہر نہ سکے گی جیسا کہ تہران میں اس عظیم الشان اور کامیاب اجلاس کی تشکیل کی اجتماعی خواہش دیگر ناراض لوگوں کی ناراضگی پر غالب رہی۔ آخر میں، میں عظیم ایرانی عوام بالخصوص تہران کے عزیز شہریوں کا مخصوص شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان لوگوں نے اس تاریخی اجلاس کی تشکیل میں حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ سید علی خامنہ ای (۱۱ر شعبان ۱۴۱۸ھ)

صدر سید خاتمی نے آیت اللہ العظمٰی خامنہ ای کا شکریہ ادا کیا۔

بسمہ تعالیٰ

رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ العالی!

اسلامی کانفرنس کے نام حضرت عالی کے امید افزا اور الہام بخش پیغام کے لئے میں شکرگزار ہوں۔ خدائے منان کا لاکھوں شکر واحسان کہ تہران میں منعقدہ اس تنظیم کا آٹھواں اجلاس منتظمین کی ہمت وکوشش اور ایرانی عوام کے حسن تعاون سے بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا۔

اب ہم ہیں اور ممتاز اسلامی شناخت، قرآنی تہذیب کی میراث اور خداوند عالم کے ذریعہ فراہم شدہ عظیم امکانات کے ساتھ امت محمدیؐ۔ خداوند عالم ہم لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے یہ تمام وسائل وامکانات مسلمانوں کی معنوی اور مادی عظمت وسربلندی کی راہ میں استعمال کریں اور دنیائے بشریت کو حق وعدل وشرافت مندانہ صلح کی طرف دعوت دیں۔

کانفرنس کے افتتاحیہ اجلاس میں حضرت عالی کا واضح ارشاد ہم سبھی لوگوں کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ہے۔

ہم عزت ووحدت مسلمانان کے منادی حضرت امام خمینیؒ کی روح پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور بارگاہ عالیہ الٰہی میں دعا کرتے ہیں کہ وہ اسلامی کانفرنس تنظیم کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے عظیم مقاصد میں اور آٹھویں اجلاس کے دوران منظور شدہ قرارداد کو عملی جامہ پہنانے میں کامیابی حاصل کرے۔

سید محمد خاتمی (صدر جمہوری اسلامی ایران)

تہران میں منعقدہ اسلامی کانفرنس تنظیم کے
آٹھویں اجلاس میں
دنیائے اسلام کے عظیم رہنماؤں کے اہم بیانات

جیسا کہ آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ اسلام دشمن طاقتوں کی معاندانہ اور سازشانہ کوششوں اور مسلسل بے بنیاد پروپگنڈوں کے باوجود اسلامی کانفرنس تنظیم سے وابستہ اسلامی ممالک کے سربراہوں اور عظیم رہنماؤں کا آٹھواں اجلاس تہران میں بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس سہ روزہ اجلاس کے دوران اسلامی ممالک کے رہنماؤں نے اسلامی جمہوری ایران کے رہنماؤں سے ملاقات، گفتگو کی اور دوران اجلاس دنیائے اسلام کے اہم مسائل و معاملات پر اپنے خیالات کا عالمانہ اظہار بھی کیا اور کانفرنس کے اختتامیہ اجلاس میں مفید و کار آمد قرارداد بھی منظور ہوئی جس کو "بیانیہ تہران" کے نام سے شائع کیا گیا۔

اسلامی ممالک کے ان عظیم رہنماؤں نے الگ الگ موضوعات پر مختلف النوع انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا لیکن سبھی لوگوں نے اس حقیقت پر زور دیا کہ اتحاد اور ہم آہنگی اسلامی دنیا کی اہم ترین ضرورت ہے، مسلمانوں کے باہمی اختلافات سے اسلام دشمن طاقتوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے' اسلامی جمہوریہ ایران مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم کرنے کے لئے مخلصانہ کوششوں میں سرگرم ہے اور تہران کا یہ اجلاس اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کی تشکیل کی راہ میں ایک اہم قدم ہے۔ اسلامی ممالک کے رہنماؤں کے بیانات کی اہمیت و افادیت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ذیل میں بعض اہم رہنماؤں کے بیانات کی ایک جھلک پیش کی جارہی ہے۔

محترمہ حسینہ واجد' وزیراعظم بنگلہ دیش:

وزیراعظم محترمہ حسینہ واجد نے ایشیائی ممالک نمائندگی کرتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران اسلامی کانفرنس تنظیم میں ایران کے مثبت کردار کی ستائش کی اور صدر جمہوریہ اسلامی ایران حجت الاسلام سید محمد خاتمی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ آج میں نے آپ کی الہام آمیز تقریر سنی جس سے آپ کے مخلصانہ جذبات کی جھلک محسوس ہوتی ہے۔ اس تنظیم میں ایشیائی ممالک کی نمائندگی کرتے ہوئے میں آپ کے خیالات کی بھرپور تائید کرتی ہوں۔

وزیراعظم حسینہ واجد نے مزید اعلان کیا کہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج دنیائے اسلام بیگانہ طاقتوں کے منصوبوں کی قربانی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ فلسطینی عوام اور دیگر عرب مسلمان صہیونی مظالم اور نفرت کا شکار ہیں اور اسی طرح مسلمان اقلیتیں بھی بدترین حالات میں زندگی بسر کررہی ہیں اور عالمی سطح پر سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد رونما ہونے والی موجودہ اقتصادی صورتحال کی وجہ سے بعض اسلامی ملکوں کی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ محترمہ حسینہ واجد نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس اجلاس میں جن مسائل پر گفتگو ہونے والی ہے وہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں اور اب مجھے امید ہے کہ آپ کی قیادت میں ہم لوگ مشترک موقف تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب رہیں گے اور اس اجلاس کے بعد ہم لوگ ایک متحدہ محاذ کی شکل میں عمل کرنے میں کامیاب رہیں گے۔

اقوام متحدہ سکریٹری جنرل کوفی انان:

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کوفی انان نے اپنی تقریر میں اسلامی تہذیب و تمدن اور فرہنگ و ثقافت کی عظمتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ عالمی سطح پر دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے لئے یہ اسلامی تمدن غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور پوری ملت اسلامیہ عالم اس سے الہام و ہدایت حاصل کررہی ہے لہذا ہم اس عظیم عوامی طاقت کے ذریعہ عالمی صلح و سلامتی کو اور زیادہ مستحکم بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی صلح و سلامتی کو

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کوفی انان نے اپنی تقریر میں اسلامی تہذیب وتمدن اور فرہنگ وثقافت کی عظمتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ عالمی سطح پر دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے لئے یہ اسلامی تمدن غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور پوری ملت اسلامیہ عالم اس سے الہام وہدایت حاصل کر رہی ہے لہذا ہم اس عظیم عوامی طاقت کے ذریعہ عالمی صلح وسلامتی کو اور زیادہ مستحکم بنا سکتے ہیں۔

فروغ دینے میں اقوام متحدہ نے قابل ذکر کامیابی حاصل کی ہے۔

جناب کوفی انان نے کہا کہ صبر وتحمل اور عدل وانصاف مذہب اسلام کے ایسے دو اہم اور بنیادی عنصر ہیں جن کو عملی جامہ پہنانے میں پوری دنیا لگی ہوئی ہے۔ تمام بین الاقوامی تنظیموں منجملہ اسلامی کانفرنس تنظیم کی بھرپور شرکت وتعاون کے ذریعہ عالمی امن وسلامتی جیسے عظیم مقصد میں یقیناً کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

انہوں نے طاقت کے نئے مراکز کی ایجاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگوں کو ان نئے مراکز قدرت کے درمیان توازن پیدا کرنے کی ایجاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگوں کو ان نئے مراکز قدرت کے درمیان توازن پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ جدید نظام میں امن وسلامتی کی ترقی کی راہیں ہموار ہوسکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ ایسے وقت میں تہران میں جمع ہوئے ہیں جبکہ دنیا میں ایک بنیادی تبدیلی آچکی ہے لیکن ہم بڑے اطمینان کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک اور جملہ تہذیبی وتمدنی مراکز کے درمیان تعاون دنیائے بشریت کی بقا کے لئے بہت ضروری ہے۔

اپنی تقریر کے آخری حصہ میں سکریٹری جنرل کوفی انان صاحب نے اس بات پر مسرت اور فخر کا اظہار کیا کہ انہیں قدیم تہذیبی دارالحکومت تہران میں منعقدہ اسلامی کانفرنس کے آٹھویں عظیم الشان اجلاس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عصمت عبدالمجید:

اسلامی کانفرنس کے آٹھویں اجلاس میں عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عصمت عبدالمجید نے اظہار خیال کیا کہ عرب لیگ اور اسلامی کانفرنس تنظیم کو دنیائے اسلام کے معاملات ومسائل کے سلسلے میں نہایت سنجیدگی سے غور وفکر کرنا چاہئے اور ان مسائل کو حل کرنے کے لئے متحدہ طور پر قدم اٹھانا چاہئے۔ انہوں نے اجلاس میں اپنی تقریر کے دوران کہا کہ سردست صلح وسلامتی کے مستقبل کے لئے بڑا خطرہ لاحق ہوگیا ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اسرائیل بین الاقوامی اصولوں کو پامال کرتے ہوئے علاقے کے دیگر ملکوں کے خلاف حملہ آورانہ سرگرمیوں میں لگا ہوا ہے لہذا باثر ملکوں کو چاہئے کہ وہ اسرائیل پر دباؤ ڈالیں کہ وہ ظالمانہ روش سے باز آجائے۔

عصمت عبدالمجید نے بعض اسلامی ممالک میں موجود بحرانی صورتحال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ بعض اسلامی ممالک میں برادر کشی کی وجہ سے اسلامی وسائل وامکانات کی تباہی کا سلسلہ جاری ہے اور افغانستان وصومالیہ کے مسلمانوں کے درمیان کافی زمانے سے چل رہے اختلافات کی وجہ سے ساری دنیا کے مسلمان بہت رنجیدہ وغمگین ہیں۔

انہوں نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں کہا کہ "مجھے اطمینان ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر اور اسلامی کانفرنس تنظیم کے موجودہ چیرمین خاتمی صاحب کی حکیمانہ قیادت میں امت اسلامیہ عالم کے تمام مسائل کا خاتمہ ہوجائے گا۔

صدر جمہوریہ شام حافظ اسد:

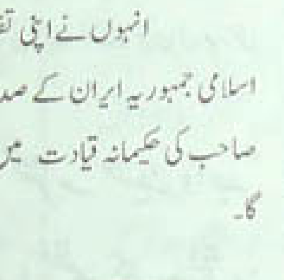

اسلامی تنظیم کے آٹھویں اجلاس میں عرب ممالک کی نمائندگی کرتے ہوئے شام کے صدر

مملکت حافظ اسد نے اپنی تقریر کے دوران اعلان کرتے ہوئے کہا کہ عرب ممالک تہران میں منعقدہ اسلامی کانفرنس تنظیم کے اس آٹھویں اجلاس کو مشترک دشمن کے خلاف تمام مسلمانوں کی عملی جدوجہد کی شروعات مان سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مزید کہا کہ ایمان کی طاقت اور اپنے مادی وسائل وامکانات کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم اپنے عظیم مقاصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں اسرائیل کو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ واختلاف پیدا کرنے والے عنصر کے نام سے یاد کرتے ہوئے کہا کہ ہم لوگوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ رہنا چاہئے کہ تفرقہ واختلاف دشمن کی کامیابی کا ذریعہ ووسیلہ ہوگا۔

اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مشترک مذہبی تاریخی تعلقات اسلامی ممالک اور قوموں کو ایک مرکز پر جمع ہونے کی دعوت دیتے ہیں اور موجودہ اسلامی معاشروں کے مسائل ومصائب کے حل کا واحد ذریعہ دین مبین اسلام ہے۔ انہوں نے تہران کے اس اجلاس کو نہایت امید افزا قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ اسلامی کانفرنس تنظیم کی قیادت کی باگ ڈور اس وقت ایک ایسے ملک کے ہاتھوں میں ہے جو دین اسلام کے احکامات کی بنیاد پر اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف نبرد آزمائی میں ہمہ تن سرگرم ہے۔

صدر جمہوریہ حافظ اسد نے عرب ملکوں کے نمائندہ کی حیثیت سے اسلامی جمہوریہ ایران کا شکریہ ادا کیا کہ وہ صہیونی حکومت کے خلاف عوامی تحریک وجدوجہد کی حمایت کر رہا ہے۔ ہم عرب اور سبھی مسلمان مشترکہ خطروں سے دوچار ہیں کیونکہ اس صدی کے اوائل میں شروع ہونے والے صہیونی حملات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور یہ عربوں اور مسلمانوں کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ سردست صہیونی حکومت نے عالمی سطح پر مسلمانوں کے خلاف مختلف النوع حملات کا لامتناہی سلسلہ چھیڑ رکھا ہے لہٰذا امت اسلامیہ کو باہمی اتحاد کے ذریعہ ان خطرات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے۔

صدر جمہوریہ حافظ اسد نے عرب ملکوں کے نمائندہ کی حیثیت سے اسلامی جمہوریہ ایران کا شکریہ ادا کیا کہ وہ صہیونی حکومت کے خلاف عوامی تحریک وجدوجہد کی حمایت کر رہا ہے۔

اقتصادی تعاون تنظیم ECO کے جنرل سکریٹری جناب ارندر اودزار:

ECO سکریٹری جنرل نے اپنی تقریر میں اس آٹھویں اجلاس کی تشکیل کے سلسلے میں اسلامی جمہوریہ ایران کی زحمتوں کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ یہ عظیم الشان اجلاس یقیناً مثبت نتائج کا حامل ہوگا اور اس کی وجہ سے دنیائے اسلام میں اتحاد اور ہم آہنگی کی فضا ہموار ہوگی۔

انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اسلامی کانفرنس تنظیم دنیا کی ایک تہائی آبادی اور ایک چوتھائی جغرافیائی علاقے کی نمائندگی کے

جناب کوفی انان نے کہا کہ صبر وتحمل اور عدل وانصاف مذہب اسلام کے ایسے دو اہم اور بنیادی عنصر ہیں جن کو عملی جامہ پہنانے میں پوری دنیا لگی ہوئی ہے۔ تمام بین الاقوامی تنظیموں منجملہ اسلامی کانفرنس تنظیم کی بھرپور شرکت وتعاون کے ذریعہ عالمی امن وسلامتی جیسے عظیم مقصد میں یقیناً کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

فرائض انجام دے رہی ہے لہٰذا اس تنظیم کے ممبر ملکوں کو مذہبی اور ثقافتی مشترکات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے آپسی اقتصادی تعلقات کو بھی زیادہ سے زیادہ فروغ دینا چاہئے۔

انہوں نے اسلامی کانفرنس تنظیم اور ECO کے درمیان تعاون کے مثبت نتائج کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس تعاون سے دونوں تنظیموں کو بھرپور فائدہ ہوا ہے۔

ناوابستہ تحریک کے نمائندے نائب صدر جمہوریہ کولمبیا:

ناوابستہ تحریک کے نمائندہ کی حیثیت سے نائب صدر جمہوریہ کولمبیا نے اسلامی کانفرنس کے آٹھویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناوابستہ تحریک اور اسلامی کانفرنس تنظیم صلح اور تعاون کے سلسلے میں مشترکہ خیالات کے حامل ہیں کہ یہ کام مشترکہ قدروں کی بنیاد پر انصاف' قانون' باہمی احترام اور ایک دوسرے کے معاملات میں عدم مداخلت جیسے اصولوں کی پیروی کے ذریعہ ہی انجام دیا جاسکتا ہے۔

اپنی تقریر کے دوران کولمبیا کے نائب صدر نے مسئلہ فلسطین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ناوابستہ تحریک نے مقبوضہ علاقوں میں اسرائیل کے اقدامات کی مذمت کی ہے اور اس کا یہ عقیدہ ہے کہ مشرق وسطی میں امن وسلامتی کے قیام کے سلسلے میں کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے۔

صدر جمہوریہ سینیگال' افریقی ممالک کے نمائندہ کی حیثیت سے:

اسلامی کانفرنس تنظیم کے آٹھویں اجلاس میں افریقی ممالک کی نمائندگی کرتے ہوئے صدر جمہوریہ سینیگال نے اپنی تقریر کے دوران رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کا شکریہ ادا کیا انہوں نے اپنی موجودگی کے ذریعہ اسلامی کانفرنس کے اس اجلاس کی عظمت اور قدروقیمت میں غیر معمولی اضافہ کر دیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں صدر جمہوری اسلامی ایران حجت الاسلام سید محمد خاتمی اور حکومت ایران کے اعلی افسران کا بھی شکریہ ادا کیا کہ وہ غیر معمولی زحمتوں کو برداشت کرتے ہوئے اس کانفرنس کی تشکیل میں 'پوری طرح کامیاب رہے۔

وزیر اعظم حسینہ واجد نے مزید اعلان کیا کہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج دنیائے اسلام بیگانہ طاقتوں کے منصوبوں کی قربانی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

اس تنظیم کے اہم مقام ومرتبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے 'ان تمام وسائل وامکانات کی فراہمی پر زور دیا جن کے ذریعہ تنظیم کے بنیادی اغراض ومقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے لازمی اور کار آمد منصوبے تیار کئے جائیں اور یہ تنظیم ہر شعبہ' حیات میں ترقی کی منزلیں طے کر سکے۔

صدر جمہوریہ سینیگال نے کہا کہ مسئلہ فلسطین دنیائے اسلام کی اہم ترین پریشانیوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے اپنی اس تقریر کے دوران یہ بھی مطالبہ کیا کہ مسئلہ فلسطین میں اقوام متحدہ کی منظور شدہ قراردادوں کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

اس کے علاوہ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام اسلامی ملکوں کو مسئلہ لیبیا اور حکومت بوسنیا کی مشکلات اور خلیج فارس میں صلح وسلامتی کے قیام کے سلسلے میں خصوصی توجہ دینی چاہئے اور دنیائے اسلام کے اہم مسائل کو حل کرنے کے لئے حتی الامکان کوشش کی جانی چاہئے۔

عبدودیوف نے اسلامی کانفرنس تنظیم اور اقوام متحدہ کے درمیان گہرے نزدیکی تعلقات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسلامی تنظیم پہلے سے زیادہ اہم اور موثر کردار ادا کرے۔

صدر جمہوریہ سینیگال نے بعض معاشروں کی اسلام اور اس کی تعلیمات سے ناواقفیت پر اظہار افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ کانفرنس تنظیم کو چاہئے کہ وہ اسلام کے حقیقی چہرے کو واضح اور روشن انداز میں پیش کرتے ہوئے اسلامی فرہنگ وثقافت اور افکار وعقائد کی ترویج وترقی کی زمین ہموار کرے۔

اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے تمام اسلامی ممالک کے درمیان وحدت واتحاد کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ باہمی اسلامی اتحاد کے سائے میں اسلامی ملکوں کو کمزور مسلمان ملکوں کی حتی الامکان مدد کرنی چاہئے۔